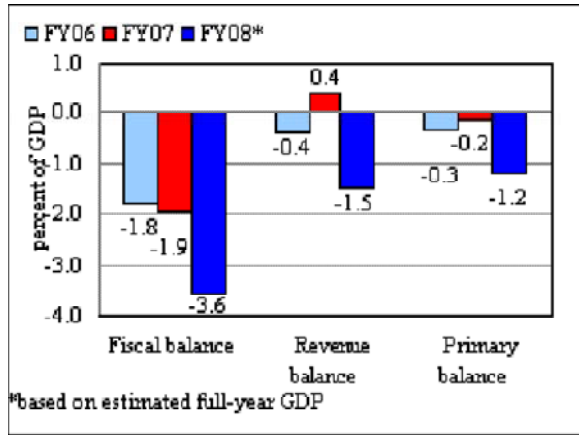


5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

شکل 5.1: مالیاتی کارکردگی کے اظہار (جولائی تا دسمبر)



مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حاصل میں نمو کی پست سطح اور اخراجات میں مسلسل اضافے کے باعث اہم مالیاتی اظہاریوں میں تیزی سے ابتری کا رجحان جاری رہا ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی گزشتہ دو برسوں کے مقابلے میں دگنا ہو کر سات برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اسی طرح مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کے خسارے اور بنیادی خسارے میں گزشتہ برسوں کی نسبت خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔

ہر سہ ماہی کے اعداد و شمار کے الگ الگ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا دسمبر م س 08ء کے دوران ہونے والے 5.6 فیصد مالیاتی خسارے نے دوسری سہ ماہی میں جنم لیا ہے۔ مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی میں مالیاتی خسارے کے بڑھنے کی اہم وجہ مجموعی حاصل میں ہونے والی غیر معمولی کمی ہے۔ حاصل کی پست سطح میں ٹیکس وغیر ٹیکس دونوں ذرائع نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی

اخراجات کی نمو 15.8 فیصد کی سال بسال

معتدل سطح پر رہی جبکہ پہلی سہ ماہی کے دوران

اس میں 37.5 فیصد کی سال بسال غیر معمولی

نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.1)۔

جدول 5.1: مالیاتی توازن کی تفصیلات			
ارب روپے			
جولائی تا ستمبر		اکتوبر تا دسمبر	
م س 2007ء	م س 2008ء	م س 2007ء	م س 2008ء
255.7	312.6	359.1	313.0
191.6	215.6	241.8	235.1
64.1	97.0	117.3	77.9
0.6	1.3	6.6	2.3
342.4	470.7	441.4	511.2
9.7	7.7	16.6	37.5
-86.7	-158.1	-82.3	-198.3

ماخذ: وزارت خزانہ، اسلام آباد

زیر جائزہ دوسری سہ ماہی کے دوران حاصل میں کمی کا ایک اہم سبب صنعتوں (بیکاری، صنعت وغیرہ) کا قابل ٹیکس منافع گھٹنے کے باعث بلا واسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی کمی ہے۔ اسی طرح غیر ٹیکس حاصل کی پست سطح کی

مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.2: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ						ارب روپے
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا دسمبر				
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء	
1.8	23.5	625.6	614.8	497.8	423.8	مجموعی حاصل
4.0	26.3	450.7	433.4	343.3	284.4	ٹیکس حاصل
-3.6	17.3	174.9	181.3	154.6	139.4	غیر ٹیکس حاصل
25.3	23.5	981.9	783.8	634.5	503.3	مجموعی اخراجات
33.3	10.7	775.1	581.4	525.3	427.5	جاری
52.6	15.7	225.8	147.9	127.8	86.3	ترقیاتی اور خالص قرض گاری
-134.7	-391.9	-18.9	54.4	-18.6	-10.4	غیر شناخت شدہ اخراجات
110.9	23.6	-356.3	-169.0	-136.7	-79.6	بجٹ خسارہ
بلور فیصدی ڈی پی						
--	--	6.3	7.1	6.6	6.6	مجموعی حاصل
--	--	4.5	5.0	4.5	4.4	ٹیکس حاصل
--	--	1.8	2.1	2.0	2.2	غیر ٹیکس حاصل
--	--	9.8	9.0	8.4	7.8	مجموعی اخراجات
--	--	7.8	6.7	6.9	6.6	جاری
--	--	2.3	1.7	1.7	1.3	ترقیاتی اور خالص قرضہ
--	--	-0.2	0.6	-0.2	-0.2	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-3.6	-1.9	-1.8	-1.2	بجٹ خسارہ
ماخذ: وزارت خزانہ						

اہم وجوہات میں فوجی نقل و حمل کی معاونت کی وصولیوں میں تاخیر اور پیٹرولیم و گیس سرچارجز کی مد میں کم محاصل کا جمع ہونا ہے۔

توقع ہے کہ رواں مالی سال کی آئندہ دوسہ ماہیوں میں مالیاتی کارکردگی بہتر ہوگی اور محاصل میں خاطر خواہ اضافے کے باعث اخراجات¹ میں وسیع تر نظم و ضبط برقرار رہے گا۔ مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں کارپوریٹ شعبے (بالخصوص بینکوں) کے قابل ٹیکس منافع، دفاعی وصولیوں کے حاصل ہونے سے غیر ٹیکس محاصل اور منافع منقسمہ میں بھی اضافہ متوقع ہے۔

مالیاتی صورتحال میں مذکورہ بہتری کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ مالی سال 2008ء کے دوران محاصل کی نمو مقررہ ہدف سے نیچے رہے گی۔ مالی سال 2008ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران حکومت کی جانب سے 54.6 ارب روپے کے ہنگامی واجبات کے نتیجے میں بھی مالیاتی خدشات میں اضافہ ہو گیا ہے۔

¹ انتخابات سے قبل ترقیاتی اخراجات میں اضافے کا رجحان رہے گا۔ کیونکہ ذرائع ابلاغ کی اطلاعات سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے پر تشویش کے باعث حکومت نے مئی 08ء کی دوسری ششماہی کے دوران اخراجات کی نمو میں خاصی کمی کر دی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.3: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل کی ہیئت ترکیبی					
ارب روپے					
نمو (فیصد)		جولائی - دسمبر			
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
4.0	26.3	450.7	433.4	343.3	ٹیکس حاصل
-7.8	69.5	162.8	176.6	104.2	بلا واسطہ ٹیکس
15.6	-46.7	2.0	1.7	3.3	الملاک پر ٹیکس
16.4	12.4	207.2	178.0	158.4	اشیا اور خدمات پر ٹیکس
1.4	-1.4	61.5	60.7	61.5	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
4.8	3.0	17.3	16.5	16.0	دیگر ٹیکس
-3.6	17.3	174.9	181.3	154.6	غیر ٹیکس حاصل
-70.0	-99.5	0.0	0.1	10.5	پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع
257.5	-44.2	15.2	4.3	7.6	سود (پی ایس ای اور دیگر)
-4.2	23.6	32.4	33.8	27.3	منافع منظمہ
20.7	905.1	47.3	39.2	3.9	اسٹیٹ بینک کا منافع
-91.7	-41.5	2.3	27.2	46.5	دفاع
-42.4	75.9	19.5	33.8	19.2	سرچارجز
-59.3	92.6	7.3	18.0	9.4	پٹرولیم
-23.2	60.1	12.2	15.8	9.9	گیس
52.1	37.8	21.5	14.1	10.2	تیل / گیس پر رائلٹی
27.2	-1.4	36.7	28.9	29.3	دیگر
1.8	23.5	625.6	614.8	497.8	مجموعی حاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 2008ء کے لیے سالانہ مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 4 فیصد مقرر کیا گیا تھا جو رواں مالی سال کے ابتدائی چھ مہینوں میں 90 فیصد تک پہنچ گیا ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔ مالیاتی ذمہ داری و تجدید قرضہ ایکٹ 2005ء کے تحت مقررہ اہداف کے حصول اور مالیاتی خسارے کو قابل انتظام حدود میں رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت فوری اقدامات کرے۔

5.2 حاصل

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کی نمونہائی پست سطح پر رہی اور اس مدت کے دوران مجموعی حاصل میں 1.8 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں یہ 23.5 فیصد رہا تھا۔ گذشتہ چھ برسوں کی پہلی ششماہیوں کے دوران حاصل کی نمو 18.6 فیصد تک رہی تھی۔ مالی سال 2008ء کے ابتدائی چھ مہینوں میں حاصل کی خراب نمو میں ٹیکس و غیر ٹیکس وصولیوں دونوں کا حصہ رہا ہے۔

ٹیکسوں کے الگ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی کمی میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی کی غیر معمولی کمی کا اہم حصہ ہے (دیکھئے جدول 5.3)۔ اس کی اہم وجہ کارپوریٹ شعبے کی نفع یابی میں کمی ہے کیونکہ بلا واسطہ ٹیکسوں میں اس شعبے کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

جدول 5.4: جاری اخراجات کی ہیئت ترکیبی					ارب روپے
سال بسال تبدیلی		جولائی تا دسمبر			
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
33.3	10.7	775.1	581.4	525.3	جاری اخراجات
					اس میں شامل ہیں:
52.6	39.8	237.7	155.8	111.4	سودی ادائیگیاں
59.1	46.2	208.8	131.3	89.8	ملکی
18.0	13.4	28.9	24.5	21.6	بیرونی
14.7	-3.4	131.8	114.9	119.1	دفاع
173.3	-24.5	50.9	18.6	24.7	معاشی امور
19.1	3.6	2.7	2.3	2.2	صحت
-1.0	44.8	10.5	10.6	7.4	تعلیمی امور اور خدمات
18.9	18.6	210.1	176.7	149.0	صوبائی

ماخذ: وزارت خزانہ

دوسری جانب امریکہ کی جانب سے نقل و حمل میں معاونت کی گرانٹ کے نہ ملنے کی وجہ سے مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس وصولیوں میں کمی متوقع تھی۔ دفاع اور سرچارجز کی وصولیوں میں ہونے والی کمی نے سودی آمدنی، اسٹیٹ بینک کے منافع اور تیل و گیس پر رائلٹی کی مد میں حاصل کردہ وصولیوں میں اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔

5.3 اخراجات

مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں معتدل اضافہ دیکھا گیا ہے اور یہ 15.8 فیصد کی سال بسال سطح پر رہے جبکہ اس کے برعکس رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ 37.5 فیصد سال بسال رہا تھا۔ تاہم م س 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات کی نمو میں ہونے والا اضافہ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی کی نسبت کہیں زیادہ رہا ہے۔ م س 08ء کی پہلی ششماہی کے مجموعی اخراجات میں نمو کی بلند سطح میں جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں میں ہونے والے خاطر خواہ اضافے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں اضافے کا رجحان م س 08ء کی دوسری سہ ماہی میں بھی جاری رہا۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں (1) م س 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں 52.6 فیصد کا اضافہ ہوا اور یہ جی ڈی پی کے 2.4 فیصد تک پہنچ گئیں جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی میں یہ جی ڈی پی کا 1.8 فیصد تک رہی تھیں (2) م س 08ء کی پہلی ششماہی میں اگرچہ دفاعی اخراجات بلحاظ جی ڈی پی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور یہ 1.3 فیصد کی سابقہ سطح پر رہے تاہم اس دوران حقیقی اخراجات میں گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی نمو دیکھی گئی اور (3) اقتصادی امور کے تحت اخراجات م س 08ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 50.9 ارب روپے ہو گئے اور ان میں 173.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے جبکہ م س 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں کمی ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.4)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.5: مالکاری کے ذرائع							ارب روپے
فیصد حصہ ¹		موسم (فیصد)		جولائی تا دسمبر		موسم 06ء	موسم 07ء
موسم 08ء	موسم 07ء	موسم 08ء	موسم 07ء	موسم 08ء	موسم 07ء		
100.0	100.0	110.9	23.6	356.3	168.9	136.7	بچت کی مجموعی مالکاری
19.1	57.0	-29.3	141.7	68.0	96.2	39.8	بیرونی وسائل (خالص)
80.9	43.0	296.5	-25.0	288.3	72.7	96.9	اندرونی وسائل (خالص)
(79.3)	(43.3)	625.7	-62.9	228.6	31.5	84.9	بینکاری نظام
(20.1)	(34.8)	129.2	-477.6	58.0	25.3	-6.7	غیر بینک
(0.6)	(21.9)	-89.6	-15.0	1.7	15.9	18.7	نچکاری آمدنی

ماخذ: وزارت خزانہ

¹ قوسین میں دیے گئے اعداد مالکاری کے ملکی ذرائع میں حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں سبکدوشی الاؤنس اور پنشن کی مد میں 10.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور یہ بڑھ 22.8 ارب روپے ہو گئے ہیں جبکہ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 5.3 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ مزید برآں، مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں دی جانے والی گرانٹس (صوبوں کے علاوہ) 71.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 42.5 ارب روپے تک پہنچ گئیں، اس کا سبب امریکہ کی جانب سے نقل و حمل کی معاونت میں وصولیوں کا نہ ملنا ہے۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 2007ء کے 16.4 فیصد کے مقابلے میں موسم 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 48.2 فیصد کا سال بسال خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ موسم 08ء کی پہلی سہ ماہی کے نظر ثانی شدہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مدت میں ہونے والے ترقیاتی اخراجات میں صوبوں کا 54.7 فیصد حصہ رہا ہے۔ تاہم موسم 08ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار کے مطابق وفاقی حکومت کے ترقیاتی اخراجات صوبوں سے زائد رہے ہیں اور پی ایس ڈی پی میں وفاقی حکومت کا 52.9 فیصد اور صوبائی حکومتوں کا 47.1 فیصد حصہ بنتا ہے۔

5.4 میزانیہ مالکاری²

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں اضافہ ہوا ہے جبکہ غیر ملکی مالکاری سے آمد سرمایہ میں کمی ہوئی ہے۔ اس کے نتیجے میں میزانیہ ضروریات پوری کرنے کے لیے حکومت کا مالکاری کے ملکی ذرائع پر انحصار خاصا بڑھ گیا (دیکھئے جدول 5.5)۔

5.4.1 بینکاری شعبے سے مالکاری³

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں میزانیہ ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکاری شعبے سے مالکاری میں 625.7 فیصد اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 228.6 ارب روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ 31.5 ارب روپے رہی تھی۔ میزانیہ مالکاری کا سب سے بڑا ذریعہ

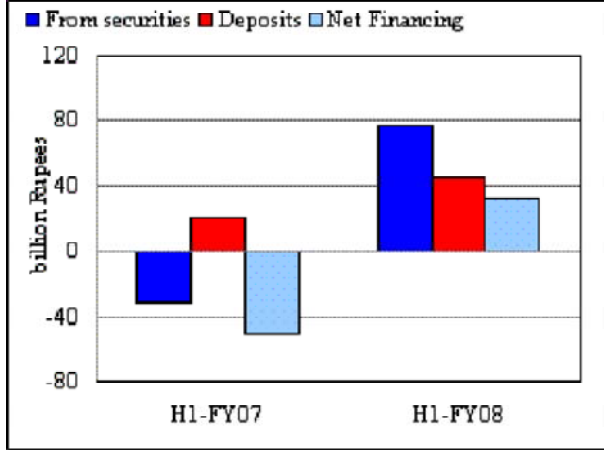
² حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار میں بینکاری نظام میں حکومتی امانتوں کے اثرات کو مد نظر رکھا جاتا ہے جبکہ قرضہ جاتی اعداد و شمار کو اہمیت نہیں دی جاتی۔

³ اسٹیٹ بینک اور ادارہ شریات کے اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا پر مبنی ہیں اور یہ وزارت کے اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک رہا، جس نے حکومت کو 200.6

ارب روپے فراہم کیے جو کہ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 153 فیصد زیادہ ہے۔

کمرشل بینکوں نے بھی اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کو 31.8 ارب روپے فراہم کیے۔ اس کے برعکس گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران 51 ارب روپے واپس کیے گئے تھے (دیکھئے شکل 5.2)۔



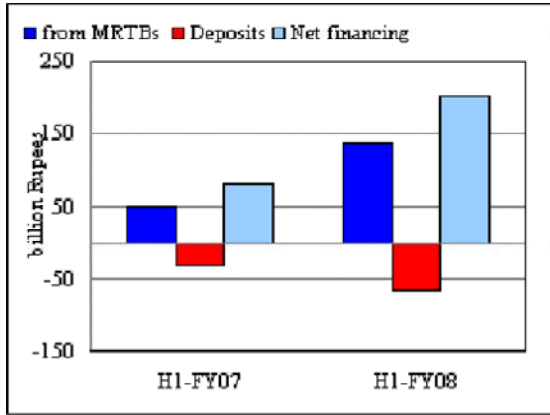
یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ میزانیہ مالکاری کے اعداد و شمار خالص حکومتی

امانتوں پر مبنی ہیں۔ اس لیے بینکاری شعبے کی مالکاری کے تحریکات کو سمجھنے کے لیے امانتوں کو زیر بحث لانا ضروری ہے۔

غیر مجتمع اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتوں (دیگر امانتوں سمیت)

میں 63.6 ارب روپے کی کمی 137 ارب روپے شکل 5.3: اسٹیٹ بینک سے ہونے والی مالکاری

کے قرضوں میں اضافے کا باعث بنی ہے اور اس وجہ سے نئے ایم آر ٹی بیز بڑھ کر 200.6 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے شکل 5.3)۔

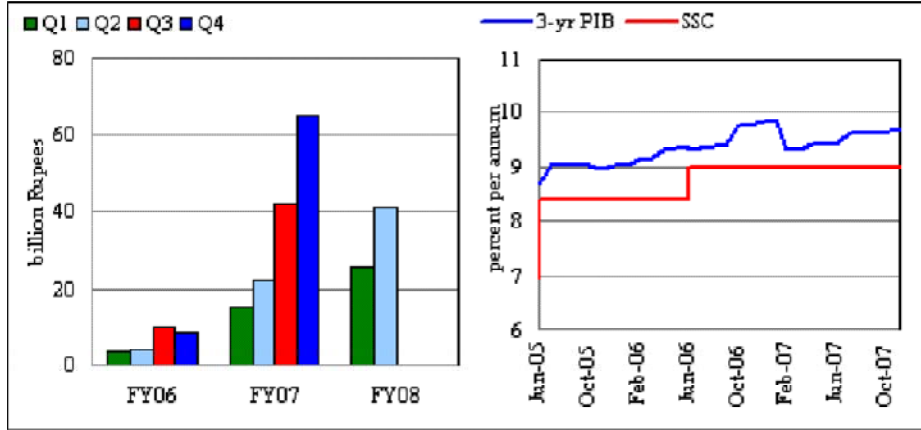


دوسری جانب جدولی بینکوں کے پاس حکومتی امانتوں میں 44.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس نے حکومتی تمسکات کی مد میں حاصل ہونے والی 76.2 ارب روپے کی حقیقی مالکاری کے اثرات کو زائل کر دیا اور اس طرح خالص مالکاری 31.8 ارب روپے حاصل کی گئی۔

5.4.2 غیر بینکی مالکاری⁴

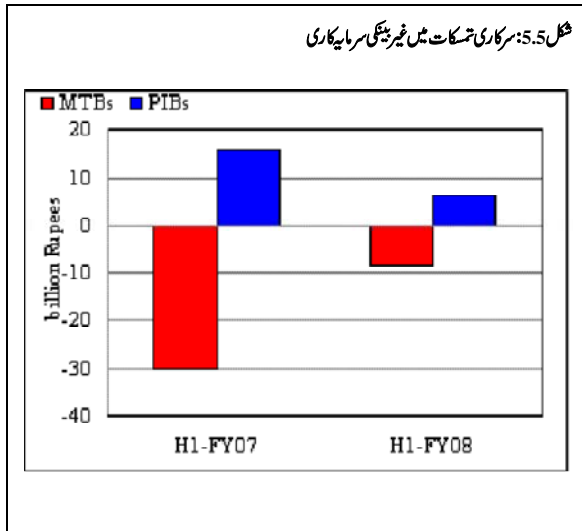
⁴ قومی بچت اسکیموں، پاکستان انونسنٹ بانڈز اور ایم ٹی بیز کے الگ الگ اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

شکل 5.4: قومی بچت اسکیموں کی سرمایہ مالکاری اور متن سالہ پی آئی بی اور اپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس پر منافع



غیر بینکی مالی شعبے سے حاصل ہونے والی میزانیہ مالکاری میں م س 07ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں م س 08ء کی پہلی ششماہی میں 129.2 فیصد کا اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 58 ارب روپے ہو گئی۔ اس میں بڑا حصہ قومی بچت اسکیموں کا ہے، جن سے 40.7 ارب روپے حاصل ہوئے۔

شکل 5.5: سرکاری تمکات میں غیر بینکی سرمایہ کاری



یہاں یہ بات ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد سے قومی بچت اسکیموں پر دیئے جانے والے منافع میں معمولی اضافے کے باوجود ایسی بچتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے (دیکھئے شکل 5.4)۔ ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس اور اپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس کی ادائیگیوں کے باعث قومی بچت اسکیموں کی کارکردگی میں سست روی متوقع ہے۔ اس کی نشاندہی ان دونوں بچت آلات کی خام وصولی سے بھی ہوتی ہے۔⁵

حکومتی تمکات کے ذریعے اعانت میزانیہ کے لیے

مالکاری میں غیر بینکی شعبے کی شرکت محدود رہی، جس کی وجہ میوچل فنڈز جیسے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری کے مواقع کا دستیاب ہونا ہے۔ م س

⁵ مالی سال 2003ء کے دوران قیمتوں کے خاطر خواہ فرق کی وجہ سے قومی بچت اسکیموں کی امانتوں میں 85 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 2003ء میں پاکستان انوٹمنٹ بانڈز پر منافع 3.71 فیصد تھا جبکہ قومی بچت اسکیموں پر منافع کی شرح 10.4 فیصد تک تھی۔

مالی سال 2008ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.6: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس (جولائی تا جنوری)

ارب روپے

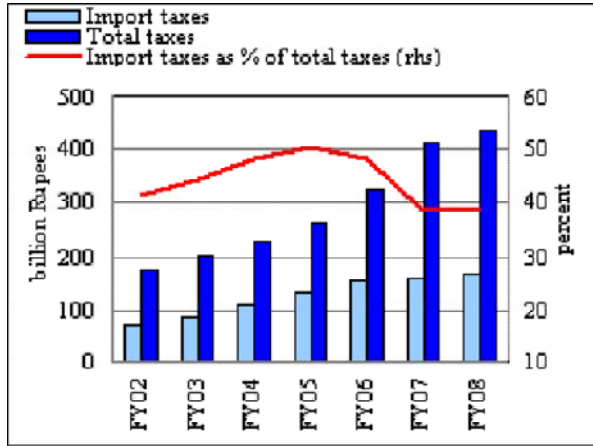
سال بسال تبدیلی (فیصد)			جمع کردہ خالص ٹیکس		
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	
3	61.9	190.7	185.2	114.4	بلا واسطہ ٹیکس
15.6	8.6	320.9	277.5	255.4	بالواسطہ ٹیکس
16.5	10.4	199.2	171.0	154.9	سیلز ٹیکس
27.9	22.6	46.3	36.2	29.5	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
7.2	-1.0	75.4	70.3	71.0	کسٹم
10.6	25.1	511.6	462.7	369.8	کل ٹیکس
یادداشت:					
		1025.0	835.0	690.0	ہدف (سالانہ)
		1025.0*	847.2	713.4	ٹیکس وصولی (سالانہ)
					جولائی تا جنوری جمع کردہ ٹیکس بطور فیصد:
		49.9	55.4	53.6	سالانہ ہدف
		49.9	54.6	51.8	حقیقی سالانہ وصولی

ماخذ: سینٹرل بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

* تخمینے کے لیے فرض کردہ

08ء کی پہلی ششماہی میں پی آئی بیز سے حاصل ہونے والی مالکاری کم ہو کر 6.2 ارب روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ سال کے ابتدائی چھ مہینوں میں یہ 15.8 ارب روپے رہی تھی۔ اس کے ساتھ ٹی بلز کی ادائیگیوں کا عمل بھی جاری رہا (دیکھئے شکل 5.5)۔

شکل 5.6: درآمدی ٹیکس (جولائی تا دسمبر)



5.5 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں

اگرچہ محاصل کے ماہانہ اہداف کے متعلق اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں تاہم تمام اظہاریوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دسمبر 2007ء کے بعد سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو اپنے اہداف کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے۔ جنوری 2008ء تک ٹیکسوں کی خالص وصولیاں م 08ء کے سالانہ ہدف سے خاصی کم رہی ہیں۔ گزشتہ مالی سال کے سالانہ ہدف کا تقریباً 55.4 فیصد جنوری 2007ء تک حاصل کر لیا گیا تھا جبکہ جولائی تا جنوری م 08ء میں حاصل ہونے والی ٹیکس وصولیاں رواں مالی

سال کے سالانہ ہدف کا 49.9 فیصد بنتی ہیں (دیکھئے جدول 5.6)۔ م 08ء میں 1025 ارب روپے کے مقررہ سالانہ ہدف کو حاصل کرنے

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.7: انکم ٹیکس کے اہم اقسام					
ارب روپے					
سال بسال فیصد تبدیلی		جولائی تا دسمبر			
میں 08ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء	میں 05ء
-36.3	115.3	66.9	105.1	48.8	35.9
152.8	-20.3	11.3	4.5	5.6	3.7
19.2	27.7	91.7	77.0	60.3	46.8
2.5	-19.4	0.1	0.1	0.1	0.4
-8.9	62.7	170.1	186.6	114.7	86.9
-31.4	27.9	13.4	19.6	15.3	10.5
-6.2	67.9	156.6	167.0	99.5	76.4
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو					

کے لیے ضروری ہے کہ ایف بی آر باقی رہ جانے والے پانچ مہینوں میں 51.1 فیصد کی وصولیاں جمع کرے۔ اس سے یہ نشاندہی ہوتی ہے کہ ماس 08ء کے لیے محاصل کے 1025 ارب روپے کے ہدف کا حصول مشکل ثابت ہوگا۔

جولائی تا جنوری ماس 08ء کے دوران خالص ٹیکس وصولیوں کی نمو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی سست روی کا شکار رہی۔ اس کا اہم سبب بلا واسطہ ٹیکسوں کی نمو میں تیزی سے کمی ہے۔ جولائی تا جنوری ماس 08ء میں بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں 3 فیصد کے سال بسال اضافے کے بعد 190.7 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں ان میں 61.9 فیصد کا شاندار اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے لیے بلا واسطہ ٹیکسوں کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ باز ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی کے باوجود خالص انکم ٹیکس کی وصولی میں 6.2 فیصد کی کمی ہوئی ہے (دیکھئے جدول 5.7)۔ انکم ٹیکس وصولیوں کی پست سطح کا اہم سبب رضا کارانہ ادائیگیوں میں ہونے والی 36.3 فیصد کمی ہے۔

یہ امر باعث تشویش ہے کہ منافع کے ساتھ رضا کارانہ ادائیگیوں میں 86.7 فیصد جبکہ اضافی ٹیکس پر رضا کارانہ ادائیگیوں میں 1.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ منافع کے ساتھ رضا کارانہ ادائیگیوں میں خاطر خواہ کمی کی وجہ سے مجموعی رضا کارانہ ادائیگیوں میں اس کا حصہ صرف 9 فیصد رہ گیا ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں یہ 42.9 فیصد تک رہا تھا۔

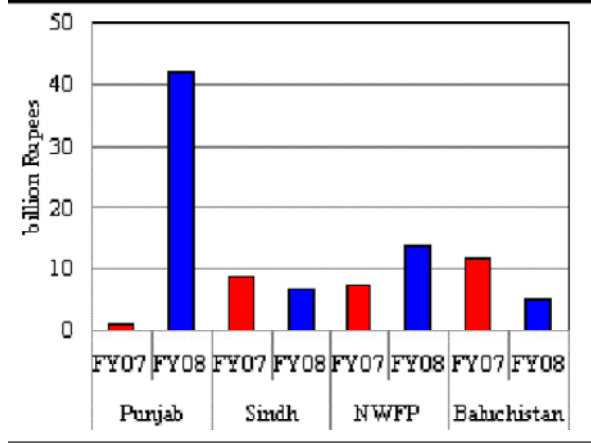
یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ ماس 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران طلبی وصولیوں میں 152.8 فیصد کا اضافہ ہوا ہے، جس سے ایف بی آر کی بازیابی مہم میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ ماس 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران بقایا جاتی طلب کے تحت وصولیاں 136.7 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 4.7 ارب روپے ہو گئیں جبکہ جاری طلب 166 فیصد تک بڑھنے کے بعد 6.5 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ تاہم بازیابی مہم کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو بقایا جاتی طلب کی مد میں اب بھی 22.4 ارب روپے وصول کرنے ہیں۔

جدول 5.8: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ			
ارب روپے			م س 08ء کی پہلی سہ ماہی کی ودہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں 19.2 فیصد کا قابل قدر اضافہ ہوا جو کہ مالی سال 2007ء کی اسی مدت میں 27.7 فیصد تک رہا تھا۔ ودہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں درآمدات (12.7 ارب روپے، 4 فیصد کم)، تنخواہیں (8.7 ارب روپے، 18.3 فیصد زائد) اور سمجھوتے (31.6 ارب روپے، 31.1 فیصد زائد) شامل ہیں۔
جولائی تا دسمبر			دوسری جانب بالواسطہ ٹیکسوں میں جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران 15.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ 8.6 فیصد رہی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس کے تمام زمروں میں اضافہ دیکھا گیا ہے (دیکھئے جدول 5.6)۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کی نمو کی سست روی کے باعث جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران مجموعی ٹیکسوں میں اس کا حصہ کم ہو کر 37 فیصد رہ گیا ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 40 فیصد تھا۔ درآمداتی ٹیکسوں میں بھی جولائی تا دسمبر م س 08ء میں 6.4 فیصد نمو ہوئی ہے جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں محض 2 فیصد رہی تھی۔ تاہم نمو میں ہونے والا یہ اضافہ بظاہر گمراہ کن ہے کیونکہ مالی سال 2002ء تا 2006ء کے دوران اس میں 21.2 فیصد کی اوسط نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔ چونکہ درآمداتی ٹیکس اور مجموعی ٹیکسوں کی شرح نمو (جولائی تا دسمبر م س 08ء میں مجموعی ٹیکسوں کی نمو 6 فیصد تک رہی) تقریباً یکساں رہتی ہے، اس لیے مجموعی ٹیکسوں میں درآمداتی ٹیکسوں کا حصہ تبدیل نہیں ہوتا (دیکھئے شکل 5.6)۔
م س 06ء	م س 07ء	م س 08ء	مجموعی حاصل
192.8	215.7	285.2	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
126.2	170.2	187.4	صوبائی ٹیکس
17.2	17.0	18.2	املاک ٹیکس
3.3	1.7	2.0	اس میں شامل ہیں: زرعی ٹیکس
0.3	0.3	0.2	ایکساؤنڈیوٹی
1.0	1.0	1.3	اسٹیپ ڈیوٹی
4.6	4.7	5.3	مٹروپولیٹن ٹیکس
3.4	3.9	3.9	دیگر
5.1	5.8	5.8	صوبائی غیر ٹیکس حاصل
18.0	18.3	34.2	سود
0.2	0.1	10.2	آپنی بجلی سے منافع
1.5	1.5	3.3	آپ پاشی
0.9	0.9	1.0	دیگر
15.4	15.8	19.8	وفاقی قرضے اور منتقلی/گرانٹ
31.4	10.3	45.4	قرضے (خالص)
1.5	-4.4	3.7	گرانٹ
29.9	14.7	16.3	گرانٹ برائے ترقیاتی اخراجات
0.0	0.0	25.4	مجموعی اخراجات
204.9	242.7	322.4	جاری اخراجات
160.2	187.2	218.3	وفاقی حکومت کو سود کی ادائیگی
11.2	10.5	8.2	دیگر جاری اخراجات
149.0	176.7	210.1	ترقیاتی اخراجات
44.7	55.4	104.2	مجموعی توازن
-12.1	-26.9	-37.2	ماخذ: وزارت خزانہ

5.6 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مجموعی اخراجات میں خاطر خواہ اضافے سے قطع نظر صوبوں کی سرکاری مالیات کے مجموعی توازن میں کمی دیکھی گئی۔ اس کا اہم سبب وفاقی حکومت کی جانب سے ترقیاتی اخراجات کی مد میں 25.4 ارب روپے کی گرانٹ ہے (دیکھئے جدول 5.8)۔ صوبوں کا الگ الگ تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ م

شکل 5.7: صوبائی حاصل کا توازن (جولائی تا دسمبر)



س 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران چاروں صوبوں نے مقررہ ہدف سے زائد حاصل جمع کیے، تاہم پنجاب اور سرحد کے محصولاتی توازن میں خاطر خواہ بہتری آئی (دیکھئے شکل 5.7)۔ ان دونوں صوبوں کے ترقیاتی اخراجات میں معمولی اضافے کے ساتھ ساتھ ان کے محصولاتی توازن میں تیزی سے اضافہ ہوا، جس کا اہم سبب وفاقی حاصل میں صوبوں کے حصے کی مد میں آمد سرمایہ اور غیر ٹیکس صوبائی وصولیاں ہیں (دیکھئے جدول 5.9)۔

صوبہ سندھ کے محصولاتی توازن میں مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی ہوئی ہے جس کا اہم سبب وفاقی حکومت کی سودی ادائیگیوں کے علاوہ زمرے کے تحت جاری اخراجات میں ہونے والا خاطر خواہ اضافہ ہے۔

حتمی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ترقیاتی اخراجات میں 87.9 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے اور یہ س 08ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 104.2 ارب روپے ہو گئے ہیں۔ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس کی نمو 24 فیصد تک رہی تھی۔

جدول 5.9: جولائی تا دسمبر کے دوران صوبائی مالیات

ارب روپے							
پنجاب		سندھ		سرحد		بلوچستان	
س 07ء	س 08ء	س 07ء	س 08ء	س 07ء	س 08ء	س 07ء	س 08ء
101.1	144.1	64.4	78.4	29.9	39.3	20.3	23.4
80.4	94.2	56.1	56.8	19.2	23.0	14.5	13.4
8.7	9.8	6.9	7.0	1.1	1.0	0.4	0.4
11.5	22.8	1.7	3.9	4.1	6.8	1.0	0.7
0.6	17.3	-0.3	10.6	5.6	8.6	4.4	8.9
134.1	173.9	65.3	86.1	30.8	38.6	12.5	23.9
100.3	102.3	55.8	71.9	22.6	25.6	8.6	18.5
33.9	71.6	9.5	14.2	8.2	12.9	3.9	5.4
-33.0	-29.8	-0.9	-7.7	-0.9	0.8	7.9	-0.5

ماخذ: وزارت خزانہ

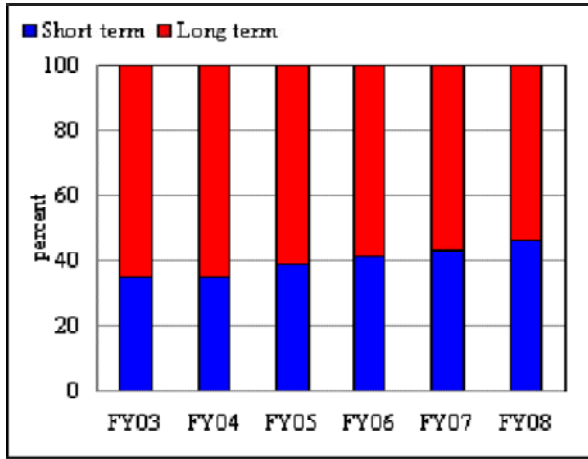
5.7 ملکی قرضہ جات

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران واجب الادا ملکی قرضوں کی نمو میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 5.10)، جس کا اہم سبب مالیاتی خسارے کا بڑھنا اور توقعات سے کم بیرونی مالکاری ہے۔

جدول 5.10: ملکی قرضے کے اہم پہلو

جولائی تا دسمبر	م 07ء	م 08ء
ملکی قرضے کی نمو (فیصد)	2.8	10.6
طویل مدتی قرضہ (ارب روپے)	39	74
قلیل مدتی قرضے کی بولڈنگ (ارب روپے)	25	206.5
ملکی قرضہ (ارب روپے)	2363.5	2877.8

شکل 5.8: ملکی قرضے کی میعاد (جولائی تا دسمبر)



مرکزی بینک سے قرض گیری پر زیادہ انحصار کے نتیجے میں قلیل مدتی قرضوں میں اضافہ ہو گیا۔ نتیجتاً، م 08ء کی پہلی ششماہی میں قلیل مدتی قرضہ جات کا حصہ بڑھ کر 45.7 فیصد ہو گیا ہے جو کہ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی میں 40.8 فیصد تک رہا تھا (دیکھئے شکل 5.8)۔ اگرچہ حکومت نے م 08ء کے ابتدائی چھ مہینوں کے دوران طویل مدتی قرضہ جاتی آلات کے ذریعے بھی خاطر خواہ رقومات حاصل کی ہیں تاہم مالی سال 2004ء کے بعد سے ان قرضوں میں کمی کا رجحان دیکھا گیا ہے۔

5.7.1 ملکی قرضوں کے اجزاء

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں میں اضافے کا باعث بننے والی سب سے اہم پیش رفت رواں قرضوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ م 08ء کی پہلی ششماہی میں رواں قرضہ جات میں 18.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جو کہ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی میں صرف 2.7 فیصد تک رہی تھی۔ رواں قرضوں کے بڑھنے کی اہم وجہ بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے حکومت کے مرکزی بینک پر انحصار میں اضافہ ہے۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران مستقل قرضوں کے واجبات میں 7.1 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مستقل قرضہ جاتی آلات کے الگ الگ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بڑھنے کا بڑا سبب پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور پرائز بانڈز میں ہونے والا اضافہ ہے۔ حکومت نے م 08ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی پانچ کامیاب نیلامیوں کے ذریعے 41.2 ارب روپے جبکہ پرائز بانڈز سے 4.48 ارب روپے حاصل کیے ہیں۔

جدول 5.11: قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات کی مجموعی فروخت اور خالص وصولیاں (جولائی تا دسمبر) ارب روپے

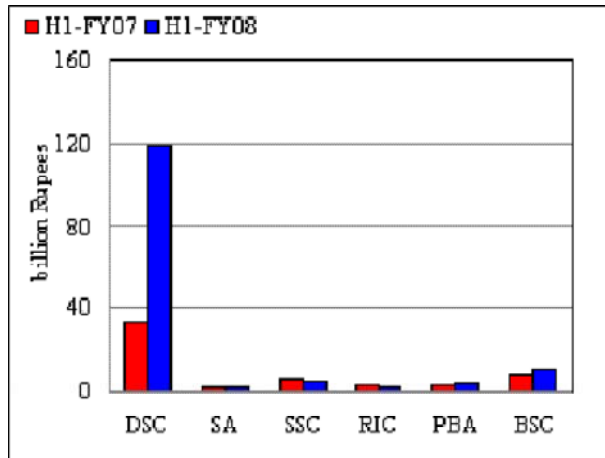
	م 07ء		م 08ء	
	مجموعی فروخت	خالص وصولیاں	مجموعی فروخت	خالص وصولیاں
ڈیفنس سیونگز سروسٹیکلیٹس	9.0	-3.8	35.0	1.8
اسٹیشن سیونگز سروسٹیکلیٹس	56.4	0.0	34.8	8.3
بہبود سیونگز سروسٹیکلیٹس	52.2	27.1	47.4	22.3
سیونگ اکاؤنٹس	25.7	-2.4	60.1	-7.0
پنشنرز بنی فنڈ اکاؤنٹس	16.6	6.3	16.4	5.4

ماخذ: قومی بچتوں کا مرکزی ادارہ

غیر فنڈ قرضہ جات مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی کے 21.64 ارب روپے سے بڑھ کر م 08ء کے ابتدائی چھ مہینوں میں 3.7 فیصد اضافے کے ساتھ 34 ارب روپے ہو گئے۔ رقومات کی خاطر خواہ واپسی کے باوجود قومی بچت اسکیموں میں 31.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ قومی بچت اسکیموں کے اہم آلات کی خام فروخت بھی اس مدت کے دوران بڑھ گئی۔ ان آلات میں ڈیفنس سیونگز سروسٹیکلیٹس، سیونگ اکاؤنٹس اور پنشنرز بینیفٹ فنڈ شامل ہیں (دیکھئے جدول 5.11)۔

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی ادائیگی کی لاگت بلحاظ جی ڈی پی میں ایک فیصد کی ہوئی ہے جو کہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 1.5 فیصد تھی۔ تاہم شرح سود کے بڑھنے اور ملکی قرضوں میں مسلسل اضافے کی وجہ سے توقع ہے کہ مستقبل میں قرضوں کی ادائیگی پر لاگت خاطر خواہ حد تک بڑھ جائے گی، بالخصوص قلیل مدتی قرضوں کی ادائیگی میں خاصا اضافہ متوقع ہے کیونکہ ملک کے ذمے مجموعی قرضہ جات میں قلیل مدتی قرضوں کا حصہ 45.1 فیصد ہے۔

مجموعی قرضہ جات میں قدرے بڑے حصے اور شرح سود میں تغیر پذیری کے اثرات کی وجہ سے رواں قرضوں کی ادائیگی کا حصہ بڑھ کر 64.4 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ رواں قرضوں میں اضافے نے مستقل اور غیر فنڈ قرضوں کے زمروں میں ہونے والے اضافے کو خاصا پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ملکی قرضوں کی ادائیگی میں مستقل قرضوں کا حصہ 10 فیصد ہے جبکہ اس میں غیر فنڈ قرضہ جات کا حصہ 25.6 فیصد بنتا ہے۔ غیر فنڈ قرضوں کی ادائیگی پر سب سے زیادہ لاگت 1996-97ء میں فروخت کیے جانے والے بلند شرح منافع کے حامل ڈیفنس سیونگز سروسٹیکلیٹس پر آئی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ م 08ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں کی ادائیگی پر حکومت کے اضافی اخراجات کی بلند سطح کا اہم سبب ماضی میں فروخت کیے جانے والے بچت



سرٹیفیکیشن ہیں نہ کہ اضافی اخراجات۔ سیونگز اکاؤنٹس، اسپیشل سیونگز اکاؤنٹس اور بہبود سیونگ سرٹیفیکیشن کی مد میں بھی خاطر خواہ ادائیگیاں کی گئی ہیں (دیکھئے شکل 5.9)۔

جدول 5.12: حکومت کی جاری کردہ ضمانتیں

ارب روپے	مئی 07ء	اپریل 08ء
پی آئی اے	45.00	8.10
واپڈا	6.50	7.80
پی این ایس سی	0.40	0.00
منفائل/ٹی سی پی	0.00	8.30
مقامی کرنی	17.00	30.40
مجموعہ	69.00	54.60
بطور فیصد جی ڈی پی	0.8	0.55

ماخذ: قرضہ پالیسی بیان 2008ء

5.8 ہنگامی واجبات اور حکومتی ضمانت کے قرضہ

جات

کوئی ایک واقعہ ہنگامی واجبات کو جنم دینے کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ صورتحال مستقبل میں دوبارہ بھی پیدا ہو سکتی ہے اور ضروری نہیں کہ اس کا اعادہ ہو۔ ہنگامی واجبات کی ایک عام مثال حکومتی ضمانت کے قرضہ جات ہیں۔ یہ ضمانتیں بلا واسطہ طور پر کسی میزانیہ پروگرام سے منسلک نہیں ہوتیں، اس لیے انہیں

بلا واسطہ واجبات میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی قرض لینے والا اس کی ادائیگی میں ناکام ہو جائے تو حکومت اکثر ایسے قرضے کے ایک حصے یا پھر اس کے تمام خطرات کی ضمانت دیتی ہے۔ تاہم ہنگامی صورتحال کے پیدا ہونے اور اس کی وسعت کا انحصار بعض خارجی (قدرتی آفات یا بینکاری بحران) اور اندرونی حالات (ریاستی ضمانتوں کے معاہدوں اور نگرانی یا ضابطوں کے نفاذ) پر ہوتا ہے۔ ہنگامی نوعیت کی حکومتی اعانت کی صورتحال منڈیوں میں اخلاقی انتشار پیدا کر سکتی ہے جبکہ اس کے نتیجے میں مالیاتی عدم استحکام کے خطرات بھی خاصے بڑھ جاتے ہیں۔ حکومت میں ایسے مالیاتی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت کا ہونا ضروری ہے۔

جدول 5.12 سے ظاہر ہوتا ہے کہ مئی 08ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران حکومت کی جانب سے جاری کردہ ضمانتیں بڑھ کر 54.6 ارب روپے ہو گئی

بکس 5.1: مالیاتی پالیسی بیان برائے 2007-2008ء کا خلاصہ

مالیاتی پالیسی بیان برائے 2007-2008ء وزارت خزانہ کے ڈیپ پالیسی کوآرڈینیشن آفس (DPCO) کی جانب سے 31 جنوری 2008ء کو مالیاتی ذمہ داری و تجدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی شق نمبر 6 کے تحت جاری کیا گیا۔ اس ایکٹ کے تحت ضروری ہے کہ وفاقی حکومت منظم مالیاتی قرضہ جاتی انتظام کے اصولوں پر مبنی اہم مالیاتی اظہاریوں پر عملدرآمد کی وضاحت کرے۔ جبکہ مالیات کے شعبے میں اس ایکٹ کے تحت وفاقی حکومت کو مالیاتی سال کے لیے اسٹریٹجک ترجیحات کا تعین بھی کرنا ہوتا ہے۔

بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ حکومتی پالیسیوں کا موثر نفاذ اور ان کی سادگی کا انحصار بڑی حد تک درست اور بروقت مالی و انتظامی اطلاعات پر ہوتا ہے، جنہیں عالمی سطح پر قبول شدہ معیارات کے مطابق مالی و اکاؤنٹنگ اصولوں کے ایک فریم ورک کے تحت وضع کیا جاتا ہے۔ مزید برآں، احتساب کا ایک باقاعدہ نظام بھی ضروری ہے جس میں مضبوط اور آڈٹ کے ذریعے حکومت کے مالی نظم و ضبط کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس بیان میں حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ اکاؤنٹنگ اور آڈٹ فرائض کو الگ کرنے کی کوششوں میں قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے۔ منظم مالی انتظام کے نتیجے میں توقع ہے کہ ترقیاتی پروگرام کی کارکردگی اور ان سے متعلقہ بیرونی امداد کی صورتحال میں بہتری آئے گی۔

مالی سال 2005ء کے بعد سے وفاقی بجٹ کے لیے نیوا اکاؤنٹنگ ماڈل (NAM) کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ تاہم صوبہ سرحد کے علاوہ دیگر صوبوں میں اس اکاؤنٹنگ ماڈل کے ساتھ پہلے والے ماڈل کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ بعض مشکلات کی بناء پر باقی صوبوں میں اس کے نفاذ میں کچھ وقت لگے گا۔ پاکستان درمیانی مدت کے میزانیہ فریم ورک (MTBF) کی تیار کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس ضمن میں اخراجات کے انتظام اور مالیاتی رپورٹنگ میں اصلاحات کا مکمل تیزی سے جاری ہے جس کا مقصد سرکاری اخراجات کی کارکردگی میں اضافہ کرنا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالیاتی خسارہ گزشتہ دو برس میں جی ڈی پی کا تقریباً 4 فیصد رہا، جو کہ 1990ء کی دہائی میں تقریباً 7 فیصد ہو کر تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس کی بنیادی سبب محاصل میں اضافے کی بجائے اخراجات میں کمی تھی۔ بیان میں حکومت کی طرف سے ٹیکس اصلاحات کے ارادے کا اظہار کیا گیا تاکہ اس کے ذریعے ٹیکس اور جی ڈی پی کی نسبت کو بہتر بنایا جائے۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومتوں کی طرف سے ٹیکس محاصل جمع کرنے کے امکانات کو استعمال کرنے پر مزید زور دیا جائے گا۔

قرضہ کمیٹی نے 2000ء میں جو حکمت عملی وضع کی تھی اس پر عمل کر کے حکومت نے قرضوں کا بوجھ کم کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے قرضے اور جی ڈی پی کی نسبت میں مالیاتی ذمہ داری اور قرضہ قرضہ ایکٹ کے مقررہ ہدف سے بھی زیادہ کمی واقع ہو گئی۔ اس پیش رفت سے پیدا ہونے والے مالیاتی خلا کے باعث حکومت پی ایس ڈی پی، غربت اور سماجی شعبے سے متعلق اخراجات کا حجم بڑھانے کے قابل ہو سکی۔

مالیاتی ذمہ داری اور قرضہ قرضہ ایکٹ میں دیے گئے اہداف کی خلاف ورزی سے گریز کرنے کے لیے اب حکومت کو اہم فیصلے کر لینے چاہئیں۔ محاصل کا توازن م 08ء کے نصف اول میں پہلے ہی جی ڈی پی کے 1.5 فیصد تک پہنچ چکا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت محاصل کے توازن میں مذکورہ ایکٹ میں دی گئی م 08ء کی مطلوبہ صفر فیصد شرح کی خلاف ورزی کرے گی۔ ٹیکس اور جی ڈی پی کی نسبت کو بڑھانے اور اخراجات میں نظم و ضبط لانے کے لیے حکومت کو نئے طریقے تلاش کرنے ہوں گے تاکہ مالیاتی پائیداری کے راستے پر مضبوطی کے ساتھ دوبارہ گامزن ہوا جاسکے۔

بکس 5.2: قرضہ پالیسی کے بیان 2007-08ء کا خلاصہ

قرضہ پالیسی کا بیان 2007-08ء وزارت خزانہ کے قرضہ پالیسی کے رابطہ دفتر (DPCO) نے مالیاتی ذمہ داری اور قرضہ قرضہ (FRDL) ایکٹ 2005ء کے سیکشن 7 کی تعمیل میں 31 جنوری 2008ء کو جاری کیا۔ قرضہ پالیسی کے بیان کا مقصد یہ تجزیہ کرنا ہوتا ہے کہ آیا وفاقی حکومت کی قرضہ پالیسیاں مستحکم مالیاتی اور قرضہ جاتی انتظام کے اصولوں اور قرضے میں کمی کے طریقے کے مطابق ہیں یا نہیں۔

اس بیان میں کہا گیا ہے کہ زائد قرضہ برداشت کرنے کی پاکستان کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ: (1) گزشتہ 6 سال کے دوران سرکاری قرضے کے مقابلے میں جی ڈی پی زیادہ تیز رفتاری سے بڑھی، اور (2) قرض گیری کی حقیقی لاگت کم ہونے سے مالی سال 2001ء سے قرض چکانے کے لیے دستیاب وسائل میں خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ بالخصوص سرکاری قرضے کی حقیقی لاگت مالی سال 2000ء سے 2004ء کے دوران کم ہو کر 4.4 فیصد ہو گئی، اور مالی سال 2004ء سے 2008ء کے دوران مزید کم ہو کر 1.3 فیصد ہو گئی۔ اس کے علاوہ مالی سال 2000ء میں مجموعی محاصل کے 589 فیصد کی بلند شرح تک پہنچنے کے بعد مالی سال 2007ء تک سرکاری قرضہ خاصا کم ہو کر اس کے 371 فیصد تک آ گیا اور م 08ء کی پہلی سہ ماہی میں 338 فیصد تک مزید کم ہو گیا۔

مالی سال 2001ء میں سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کی نسبت 83.3 فیصد تھی جو کہ مالی سال 2007ء میں 55.2 فیصد تک گر گئی، یہ 60 فیصد کی اس مقررہ حد سے بھی کم ہو گئی جسے 2013ء کے لیے ایف ڈی آر ایل ایکٹ میں طے کیا گیا تھا۔ تاہم سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کی نسبت میں مالی سال 2007ء کے دوران 2 فیصدی درجے کی آئی، جو کہ ایف ڈی آر ایل ایکٹ 2005ء کے تحت نسبت میں 2.5 فیصدی درجے کی ہدف سے پیچھے تھی۔ دوسری طرف حکومت کی جاری کردہ نئی ضمانتوں کا مجموعہ مالی سال 2007ء میں جی ڈی پی کا 0.8 فیصد تھا، جو کہ ایف ڈی آر ایل ایکٹ 2005ء میں دی گئی (2 فیصدی) گنجائش سے خاصا کم ہے۔

بیان میں حکومت کے اس ارادے کا بھی اظہار کیا گیا کہ وہ کم سے کم لاگت پر قرض گیری کرنے اور خطرات پر نظر رکھنے کے علاوہ مقامی کرنسی پر مشتمل آزاد قرضہ منڈی کی تشکیل کے دہرے اہداف کو پورا کرنے کے لیے کئی اقدامات کرے گی۔ اقدامات یہ ہوں گے:

- ☆ قرضہ پالیسی کا رابطہ دفتر قرضے پر سہ ماہی تجزیاتی رپورٹ شائع کرے گا۔
- ☆ حکومت اپنا عہدہ خط یافت بنانے کے لیے طویل مدتی تمسکات کی فراہمی متواتر جاری رکھے گی۔
- ☆ بیرو اور پینشن جیسے مختلف شعبوں کو راغب کر کے سرمایہ کاری کی بنیاد کو متنوع بنایا جائے گا۔
- ☆ آزاد بانڈز کی تاعصیت فیض (HTM) والی کیٹیگری پر دوبارہ غور و خوض کے لیے حکومت اسٹیٹ بینک کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔
- ☆ حکومت طویل مدتی رقمی وسائل (قومی بچت اسکیموں) پر کام کرے گی تاکہ انہیں منڈی میں دستیاب طریقوں میں ڈھالا جائے۔
- ☆ قرضے کی سرمایہ منڈی تشکیل دی جائے گی تاکہ بینکاری نظام پر کچھ انحصار کرنے کی بجائے مالکاری کے متبادل ذرائع دستیاب رہیں۔
- ☆ برقی میڈیا کی فراہمی سے مالی عمل (پروسیسز) تیزی سے انجام دیے جاسکتے ہیں۔
- ☆ حکومت قرض کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے قرضے کی بیرونی حکمت عملی پر عمل کرے گی۔
- ☆ حکومت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ اس کی ضمانتیں ایف آر ڈی ایل ایکٹ 2005ء کے تحت لاگو حدود کے اندر ہیں۔